بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

افسوس ہے گذشتہ مہینہ جناب مولانا صبغۃ اللہ شہید فرنگی محلی لکھنؤ سے بقصدِ ڈھاکہ روانہ ہوکر کلکتہ پہونچے تھے کہ اچانک دو تین مرتبہ استفراغ ہوا، اور اس کے بعد ہی بیہوش ہوئے تو پھر ہوش میں نہ آئے آخر تین روز تک اسی عالم میں رہ کر ہسپتال میں جان جان آفریں کو سپرد کردی اور رہ گزائے عالم جاودانی ہوگئے، انا للہ وانا الیہ راجعون ؎ عمر ستر کے لگ بھگ ہوگی، مگر قویٰ اچھے خاصے تھے۔ وفات سے ایک ماہ قبل ہی لکھنؤ میں حسب معمول مکان پر حاضری دی تو ہمیشہ کی طرح نہایت گرم جوشی اور تپاک سے ملے، بچوں اور بچیوں کو بلواکر سلام کرایا، پُر تکلف چاء سے تواضع کی اور دیر تک اس شگفتہ مزاجی اور خوش طبعی کے ساتھ گفتگو فرماتے رہے کہ اس کا وہم وگمان بھی نہیں ہوسکتا تھا کہ اب دنیا میں ایک مہینہ کے اور مہمان ہیں، مولانا فرنگی محل کے ممتاز علماء دین میں سے تھے، ایک زمانہ میں آپ کی خطابت کی بڑی دھوم تھی، سیرت اور شہادت پر خصوصاً بڑی پُر جوش اور ولولہ انگیز تقریر کرتے تھے، شاعر اور اُردو کے زباندان اور ادیب بھی اسی پایہ کے تھے، نعت گوئی میں خصوصاً بڑا کمال تھا، گفتگو بھی ایسی ہی شیریں و دلچسپ اور ادبی و علمی لطائف و ظرائف سے پُر ہوتی تھی، قدیم اودھ کی شرافت اور وضع داری، ہمدردی اور غمگساری مرحوم کی طبیعت اور جبلّت تھی، راقم الحروف جب کبھی مکان پر حاضر ہوتا تو اُن کے ہاں گویا عید آجاتی تھی، ہر خط دعاؤں سے اور شفقت بزرگانہ کے بیساختہ اظہار سے پُر ہوتا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے آل واصحاب کرام کے ساتھ عشق و محبت اس درجہ تھا کہ